F. 6-4 (Edit) /2014 NCPUL Press release

Tel: No.: 011-49539000
Fax No.: 011-49539099

jk"Vh; mn Hkk"kk fodkl ifj"kn

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

Website.: www.urducouncil.nic.in
E-mail.: urducouncil@gmail.com
: urduduniyancpul@yahoo.co.in

National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Human Resource Development
Government of India

فروغ اردو بھون
Farogh-e-Urdu Bhawan
FC-33/9, Institutional Area
Jasola, New Delhi-110025

Dated:31/10/2014

ہر تہذیب کا اپنا وسیع تر تخیل ہوتا ہے: پروفیسر عتیق اللہ

عالمی اردو کانفرنس کے دوسرے دن ’اردو کے سماجی وثقافتی تناظر‘ پر اظہار خیال کیا گیا

نئی دہلی۔ 31 اکتوبر 2014، دوسرے دن کے اجلاس کے پہلے سیشن کا موضوع ’اردو کا سماجی وثقافتی تناظر‘ میں تھا جس کی صدارت پروفیسر ابوالکلام قاسمی نے کی اور ڈاکٹر شفیع ایوب نے نظامت کی۔ سیشن کا پہلا مقالہ مختار شمیم نے پڑھا۔ انھوں نے اپنے مقالے میں ہندوستان کی اردو ثقافت پر روشنی ڈالی اور اردو کا ثقافتی تناظر میں جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ اردو کے شعرا نے ہندوستانیت اور ہندوستانی تہذیب وثقافت سے متعلق موضوعات کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ ’اکیسویں صدی میں اردو ادب کا تاریخی وتہذیبی سیاق‘ کے موضوع پر بنارس ہندو یونیورسٹی سے تشریف لائے ڈاکٹر آفتاب عالم آفاقی نے مقالہ پڑھا۔ انھوں نے اردو فکشن میں ہندوستانی تہذیب وثقافت کی نشاندہی کی۔

ڈاکٹر سیما صغیر کے مقالے کا موضوع تھا ’سماجی وثقافتی سرگرمیاں اور خواتین‘ انھوں نے خواتین کی سماجی وثقافتی سرگرمیوں پر گفتگو کی۔ چائے کے وقفے کے بعد میرٹھ سے آئے ڈاکٹر اسلم جمشید پوری نے اپنے پرمغز مقالے سے قارئین کو سیراب کیا۔ امریکہ سے تشریف لائے جناب سید امین حیدر نے بھی اپنے گراں قدر خیالات سے نوازا۔ انھوں نے امریکہ میں فروغ اردو کو کوششوں پر بات کی اور امریکہ میں اردو کے مسائل پر بھی گفتگو کی۔ ڈاکٹر تقی عابدی نے کہا کہ ہمیں ہر جگہ ہر اندراج میں اپنی مادری زبان کے خانے میں اردو لکھوانا چاہیے۔ اکیسویں صدی کا سب سے بڑا چیلنج اردو کا رسم الخط ہے۔ اردو کو ہندی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ممتاز ماہر لسانیات ممبئی یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اردو پروفیسر عبدالستار دلوی نے ’اردو کی تہذیبی معنویت‘ پر مقالہ پڑھا۔ پروفیسر عتیق اللہ نے بھی اپنی گراں قدر گفتگو سے سامعین کو محظوظ کیا۔ ہر تہذیب کا اپنا وسیع تر تخیل ہوتا ہے۔ صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر ابوالکلام قاسمی نے کہا کہ یہاں پڑھے گئے تمام مقالات پرمغز اور علمی تھے۔ سبھی مقالہ نگاروں نے اپنے مقالے میں فروغ اردو کے عالمی تصور کو پیش کیا۔

ظہرانے کے بعد دوسرے سیشن کا آغاز ہوا جس کی صدارت معروف فکشن نگار سید محمد اشرف نے کی۔ جب کہ نظامت ڈاکٹر شگفتہ یاسمین نے اپنے خوبصورت اور شگفتہ انداز میں انجام دی۔ پہلا مقالہ پاکستان سے تشریف لائے ڈاکٹر جمیل اصغر نے ’اقبال کی شاعری اکیسویں صدی کے تناظر میں‘ پڑھا۔ پاکستان سے ہی آئے نوجوان ممتاز ناقد ناصر عباس نیر نے ’اکیسویں صدی اردو تنقید‘ پر اپنا بیش قیمتی مقالہ پیش جس میں انھوں نے وقت کا تصور اور اس کی قدر و قیمت اکیسویں صدی کے تناظر میں واضح کی۔ انھوں نے اپنے مقالے میں معاصر اردو تنقید پر بھی گفتگو کی۔ تہران یونیورسٹی کی اردو زبان کی استاد پروفیسر وفا یزدان منش نے ’ایران میں اردو کی صورت حال‘ پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر ابوالکلام قاسمی کے مقالے کا موضوع تھا ’عالمی ادب کے رجحانات سے اردو ادب کی اثر پذیری‘ انھوں نے اپنے مقالے میں یہ بتایا کہ عالمی ادب کے رجحانات سے اردو ادب نے امتیازی طور پر اثرات قبول کیے ہیں۔ روزنامہ ’راشٹریہ سہارا‘ کے گروپ ہیڈ سید فیصل علی نے ’اردو زبان کے عالمی تناظر‘ پر گفتگو کی اور یہ بتایا کہ اردو زبان کا فروغ تبھی ممکن ہے جب ہم اسے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کریں گے۔

چائے کے وقفے کے بعد پروفیسر فرزانہ اعظم لطفی، پروفیسر علی بیات، پروفیسر علی احمد فاطمی، ناظم الدین مقبول وغیرہ نے اپنے مقالات پیش کیے۔ صدارتی خطبہ دیتے ہوئے سید محمد اشرف نے تمام مقالات کا مختصراً جائزہ لیا اور قومی اردو کونسل کی فروغ اردو کی کوششوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ آج جو کام قومی اردو کونسل کے ذریعے ہو رہا ہے وہ اردو کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

(رابطہ عامہ سیل)